ISBN No. 978-969-9266-04-1

سالنامہ

# معارفِ رضا

کراچی

مسلسل اشاعت کا انتیسواں (۲۹) سال

جلد: ۲۹ شمارہ: ۱، ۲، ۳

محرم الحرام، صفر المظفر، ربیع الاول ۱۴۳۰ھ

جنوری، فروری، مارچ ۲۰۰۹ء





مرکزی دفتر: 25۔ جاپان مینشن، رضا چوک (ریگل)، صدر، پوسٹ بکس نمبر 7324، جی پی او صدر، کراچی 74400۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان

فون: 2725150-21-92+ فیکس: 2732369-21-92+

برانچ دفتر: 44/f-d، اسٹریٹ 38، سیکٹر F6/1، اسلام آباد۔ فون: 051-2825587

ای میل: imamahmadraza@gmail.com ویب سائٹ: www.imamahmadraza.net



(پبلشر مجید اللہ قادری نے باہتمام حریت پرنٹنگ پریس، آئی آئی چندریگر روڈ، کراچی سے چھپوا کر دفتر ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل سے شائع کیا۔)

قرآن کریم منتقل کیے جائیں تاکہ صحیح معنوں میں گہرے دیرپا اثرات مرتب ہوسکیں۔ اس لیے ترجمۂ قرآن حکیم کے اصل محرکات پیغامِ اسلام کی تبلیغ اور اس کی نشر و اشاعت کے ساتھ ہی خدمتِ قرآنِ کریم کا جذبہ بھی ٹھہرا۔ لیکن بعد میں مرورِ زمانہ کے ساتھ اس کے کچھ ذیلی محرکات بھی شریک کار ہوگئے۔ مثلاً لسانی ارتقا اور عصری تقاضوں کے تحت اس عہد کے مزاج اور اسالیبِ زبان کے مطابق قرآن کریم کے نئے ترجمہ کی ضرور پیش آتی رہی۔ پھر بدلتے ہوئے زمانے کے عقائد و نظریات کی آمیزش کے ساتھ باطل نظریات اور اسلاف کرام کے پیش کردہ تشریحات کی مخالفت میں انحرافی عقائد و مسائل بھی قرآنی تراجم میں داخل ہونے لگے۔ لہٰذا اسلام کے بنیادی اور تواتر سے ثابت شدہ عقائد و افکار کے استحکام اور دشمنانِ اسلام و اہلِ باطل کے مسموم اثرات سے حفاظت کے لیے نئے نئے قرآنی تراجم معرضِ وجود میں آئے۔ مثلاً تیرہویں صدی ہجری میں باطل فرقوں مثلاً قادیانی، نیچری، رافضی اور وہابی نظریات کی تبلیغ کے لیے قرآن کریم کے تراجم شایع کیے گئے۔ پھر ان کے خطرناک اثرات، غلط تشریحات، باطل تاویلات اور مہلک اثرات سے امتِ مسلمہ کو بچانے کے لیے علماءِ حق نے بھی سعیِ تبلیغ فرمائی۔ اس سلسلے میں مسلکِ حقہ، مذہبِ مہذب اہلِ سنت و جماعت کے امام، عبقریٔ وقت، اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا قادری برکاتی محدثِ بریلوی قدس اللہ سرہ العزیز کا اردو ترجمۂ قرآن حکیم ''کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن'' خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ چنانچہ آپ کے سوانح نگار اس ترجمہ کی تقریبِ تحریر کے بارے میں رقم طراز ہیں:

''صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ نے قرآنِ مجید کے صحیح ترجمہ کی ضرورت پیش کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت سے ترجمہ کردینے کی گزارش کی۔ آپ نے وعدہ فرمالیا لیکن دوسرے مشاغلِ دینیہ کثیرہ کے ہجوم کے باعث تاخیر ہوتی رہی۔ جب صدر الشریعہ کی جانب سے اصرار بڑھا تو اعلیٰ حضرت نے فرمایا چونکہ ترجمہ کے لیے میرے پاس مستقل وقت نہیں ہے، اس لیے آپ رات میں سونے کے وقت یا دن میں قیلولہ کے وقت آجایا کریں۔ چنانچہ صدر الشریعہ ایک دن کاغذ، قلم اور دوات لے کر اعلیٰ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوگئے اور یہ دینی کام شروع ہوگیا۔

ترجمہ کا طریقہ یہ تھا کہ اعلیٰ حضرت زبانی طور پر آیاتِ کریمہ کا ترجمہ بولتے جاتے اور صدر الشریعہ اس کو لکھتے رہتے۔ پھر جب حضرت صدر الشریعہ اور دیگر علمائے حاضرین اعلیٰ حضرت کے ترجمے کا کتبِ تفاسیر سے تقابل کرتے تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے کہ اعلیٰ حضرت کا یہ برجستہ فی البدیہہ ترجمہ، تفاسیرِ معتبرہ کے بالکل مطابق ہے۔'' [۱۸]

ماہرِ رضویات، مسعودِ ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب علیہ الرحمۃ (۱۹۳۰ء۔۲۰۰۸ء) کنز الایمان کی اسی خصوصیت پر تبصرہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

''اردو کے مترجمینِ قرآن میں امام احمد رضا محدثِ بریلوی اپنے تبحرِ علمی کی وجہ سے بے نظیر و بے مثال معلوم ہوتے ہیں، جس نے ان کا مطالعہ کیا ہے اور مختلف علوم و فنون اور مختلف زبانوں میں ان کی مطبوعات و مخطوطات اور شرح و حواشی دیکھے ہیں وہ اس امر کی تصدیق کرسکتا ہے۔۔۔۔۔

وہ ایک باخبر، ہوش مند اور باادب مترجم تھے۔ ترجمہ کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ امام احمد رضا نے آنکھیں بند کرکے ترجمہ نہیں کیا بلکہ وہ جب کسی آیت کا ترجمہ کرتے تھے تو پورا قرآن، مضامینِ قرآن اور متعلقاتِ قرآن ان کے سامنے ہوتے تھے۔۔۔امام احمد رضا کے ترجمۂ قرآن میں برسوں کی فکری کاوشیں پنہاں ہیں۔ یہ مولیٰ کا کرم ہے کہ وہ اپنے بندے کو ایسی نظر عطا فرمادے جس میں علم و دانش کی وسعتیں سمٹ کر ایک نقطہ پر آجائیں۔ فی البدیہہ ترجمۂ قرآن میں ایسی جامعیت کا پیدا ہوجانا عجائباتِ عالم میں سے ایک عجوبہ ہے، اس سے